قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات

- احادیث الاحکام کے اردو تراجم
- اہل علم کے لیے ایک نادر علمی تحفہ
- ذکری مذہب کے تعاقب میں ماہنامہ الحق کا فضل و تقدم

احادیث الاحکام کے غالی اردو تراجم

ایک صاحب کے استفسار کے جواب میں

● آپ کے حسب ایما و اصرار صحیح مسلم شریف بترجمۂ سید رئیس احمد جعفری ندوی کے بعض مقامات کو دیکھا۔ میں آں محترم کو اس کے مطالعہ کا مشورہ نہیں دوں گا۔ اور یہ اس لیے کہ انہوں نے مقدمۂ کتاب میں خود ہی یہ تصریح کر دی ہے کہ: "احادیث کے عنوانات میں نے قائم کیے ہیں" ــــ حالاں کہ ان عنوانات سے ہی ناظرین مسئلہ معلوم کرنے میں سخت غلط فہمی کا شکار ہو سکتے ہیں اس لیے غیر عالم دین اُردو دان حضرات کو اس قسم کی کتابیں ہرگز نہیں دیکھنی چاہئیں۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ مثلاً صـ۲۸۳ میں انہوں نے عنوان قائم کیا ہے: "توحید کا اعتراف جہنم سے بچا لیتا ہے"، اس میں ایک تو مترجم نے اصل کتاب کا عنوان ذکر ہی نہیں کیا، اصل عنوان اس طرح ہے الامساك من الاغارة على قوم في دار الكفر اذا سمعوا فيهم الاذان ــ جس کا مطلب یہ ہے کہ دار الکفر میں جب کسی قوم سے اذان کی آواز سنی جاتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر حملہ کرنے سے رُک جاتے ــــــ مترجم نے اس عنوان کو تو حذف کر دیا اور ایک مسئلہ (دینی حکم) کا بلا کسی تفصیل کے عنوان دے دیا ــــــ حالانکہ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے کہ صرف توحید کا اعتراف جہنم سے بچا لیتا ہے۔ توحید کے ساتھ جب تک رسالت کا اعتراف نہ ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعتراف نہ ہو، قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے اور قیامت تک اس کے مکمل طور پر محفوظ رہنے کا اعتراف نہ ہو، قیامت قائم ہونے، حساب و کتاب، جنت اور دوزخ کا اعتراف نہ ہو اور اس طرح کے دوسرے عقائدِ ضروریہ کا اعتراف نہ ہو صرف توحید کا اعتراف دوزخ سے نہیں بچا سکتا۔

بہر حال اس عنوان پر اگر آپ یقین کر لیں گے تو قادیانی منکر ختم نبوت کو بھی غیر دوزخی سمجھیں گے، رافضی منکر حفاظتِ قرآن کو بھی غیر جہنمی سمجھیں گے، منکر آخرت کو بھی ناجی سمجھیں گے یعنی ان سب کو مسلمان قرار دینے کا نتیجہ یہی عنوان ہوگا۔ دوسری مثال صـ۲۵۱ پر عنوان دیا ہے: "بچہ کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے" ــــ اصل عنوان ہے: "حکم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله" مطلب اس کا یہ ہے کہ اس روایت میں دودھ پینے والے بچے کے

پیشاب کا حکم بیان ہوگا اور اس کے دھونے کی کیفیت بتلائی جاوے گی ۔۔۔ نئے عنوان میں اس نے بچہ کو مطلق لکھ دیا، حالانکہ جس بچے کا دودھ چھڑایا جائے اس کا حکم یہ نہیں، اسی طرح بچی کا حکم یہ نہیں ہے۔ اصل عنوان میں دھونے کی کیفیت کے الفاظ ہیں جو امام مسلمؒ نے حدیث سے سمجھا ہے نہ کہ صرف چھڑکنا ۔۔۔۔۔ اس عنوان کے ماتحت دوسری حدیث امام مسلمؒ نے نقل فرمائی ہے جس میں ہے کہ لم یغسلہ غسلاً ۔۔۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اہتمام سے نہیں دھویا ۔۔۔۔۔ مترجم نے اس روایت کو لکھا ہی نہیں اور صرف لم یغسلہ کی روایت کا ترجمہ کر دیا کہ اس کو دھویا نہیں۔ غیر عالم اردو خواں اس سے بچے کے پیشاب کو پاک سمجھ کر اس پر پانی چھڑک دے گا اور سمجھے گا کہ امام مسلمؒ کے فتویٰ پر عمل کر لیا، نتیجۃً وہ پلیدی اور بھی پھیل جاوے گی۔ حالانکہ دوسری روایت سے اس کی وضاحت ہو سکتی تھی ۔۔۔ اس کے علاوہ لوح کتاب پر لکھا ہے کہ "صحیح مسلم مع شرح علامہ نوویؒ" مگر یہاں علامہ نوویؒ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے کہ بچے کا پیشاب بالاجماع نجس اور پلید ہے، وغیر ذلک۔ اس کا ایک لفظ بھی نہیں دیا گیا۔

ان دو مثالوں سے ہی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ احکام سے متعلق جو خالی تراجم تجارتی اغراض کے ماتحت چھاپ دیئے جاتے ہیں اُن سے غیر عالم اردو خوانوں کو نہ صرف یہ کہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مذہبی پختگی میں سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے ۔۔۔ آپ دینی کتابیں ضرور پڑھیں مگر احکام کی نہیں فضائل اور ترغیبات کی، اور احکام معتمد اور مستند علماء سے بوقت ضرورت معلوم کر لیا کریں ۔۔۔ فضائل اور ترغیب و ترہیب کے سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ، حکیم الامۃ حضرت تھانویؒ اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کی کتابیں اکسیر ہدایت ہیں ان کو بڑے اطمینان سے پڑھیں، انشاء اللہ ثم انشاء اللہ بہت ہی فائدہ ہوگا ۔۔۔ (فقط واللہ اعلم)

(حضرت مولانا قاضی) عبدالکریم غفرلہ۔ کلاچی

اہلِ علم کے لیے ایک نادر علمی تحفہ

● چند دن ہوئے دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب مدظلہ العالی نے کمال شفقت سے ہمیں ایک کتاب بنام فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان (عربی) ارسال فرمائی۔ یہ کتاب حدیث تاریخ میں پہلی بار شائع ہوئی ہے جس کے مصنف محدث کبیر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور موصوف کی یہ سب سے آخری تصنیف ہے جس میں مسلکِ احناف کو احادیث مبارکہ سے مزین کیا گیا ہے۔ اور مشکوٰۃ شریف کے طرز پر اس کی تعبیر کی گئی ہے۔

حضرت الشیخؒ اس تصنیف کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مشکوٰۃ شریف پڑھتا تھا تو یہ شبہ پیدا ہوا کہ مسلک احناف کے پاس سرمایۂ حدیث یا تو ہے نہیں یا ہے مگر بہت کم اور ان کے مسلک کی بنیاد اکثر رائے و قیاس پر ہے۔